جلد ۲۷ مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۵۸ھ یوم چہارشنبہ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۳۹ء نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰-اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۹ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے مجاہد تحریک جدید کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر اور عبدالعزیز صاحب چکوال کا نکاح غلام فاطمہ بنت غلام نبی صاحب چکوال کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

بعد نماز عصر مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کی ہمشیرہ اور بابو اکبر علی صاحب محلہ دارالعلوم کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقاریب عمل میں آئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں تقریبوں میں شمولیت فرمائی اور دعا کی۔ دونوں جگہوں پر بہت سے اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر احمدی اپنے مال سے سلسلہ کی خدمت کرے

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے...... ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی نہیں ہاتھ آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔" (کشتی نوح)

من انصاری الی اللہ

"اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا۔ اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے۔ تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے۔ کہ وہ من انصاری الی اللہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکر گدا فقیر کی طرح بولتے ہیں نہیں۔ من انصاری الی اللہ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے۔ تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے۔ جس کی شان ہے نعم المولیٰ ونعم الوکیل ونعم النصیر۔ دنیا اور دنیا کی مددیں لوگوں کے سامنے کالمیت ہوتی ہیں۔ اور مردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ لیکن دنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کے لئے وہ بیرونی بھی اختیار کرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں اپنے کاروبار کا متولی خدا تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے ۲۳

وھو یتولی الصالحین۔ اللہ تعالیٰ ان کو مامور کر دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے کاروبار کو دوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے۔ اسی لئے کہ وہ وقت نصرت الٰہی کا تھا۔ اس کو تلاش کرتے تھے۔ کہ وہ کس کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی بلند مطلب بات ہے۔" تقریر اور خط صفحہ

اور نہ البانیہ و اطالیہ کے معاہدہ کو توڑنا چاہتا ہے۔ ۵ اپریل کو حکومت اٹلی کی طرف سے برطانوی گورنمنٹ کو بتایا گیا۔ کہ اٹلی۔ البانیہ پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اٹلی اور البانیہ کی گفتگو سے معاہدہ تو زیادہ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ہے ۸ اپریل کو نمبر ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ میں کابینہ کے دس وزراء کا اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ یورپ کی فضاء خطرہ سے خالی نہیں۔ اس لئے کوئی وزیر لنڈن سے دور نہ جائے۔ بعض سرکردہ لوگوں کی طرف سے مسٹر چیمبرلین سے پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کی درخواست کی گئی ہے۔ تاکہ البانیہ کی صورت حالات پر غور کیا جا سکے۔ اگلے ہفتہ تک اجلاس کے انعقاد کی توقع ہے۔ "ٹائمز" لکھتا ہے کہ برطانیہ کا مفاد اس علاقے سے یقیناً وابستہ ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو برطانیہ مدافعانہ کارروائی کرے گا۔ اس اخبار نے جرمنی کے ان بیانات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ جن میں وہ اٹلی کے اقدام کو حق بجانب قرار دے رہا ہے۔ کہ اٹلی نے حملہ ۱۹۲۷ء کے البانوی اور اطالوی معاہدہ کے مطابق کیا ہے۔ ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے۔ اٹلی کے اقدام سے پہلے جرمنی کو اس واقعہ کا علم تھا "مانچسٹر گارڈین" رقمطراز ہے کہ اس چوٹ سے مسٹر چیمبرلین کا مسولینی کے متعلق تمام حسن ظن ختم ہو گیا ہوگا۔ جیسا کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ سے۔ وہ ہٹلر سے اپنا تمام اعتماد کھو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کی شام کو اٹلی کی طرف سے بلغاریہ کو اطلاع دی گئی۔ کہ چونکہ شاہ زوغو سے تمام گفتگو ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اٹلی جارحانہ اقدام پر مجبور ہو گیا ہے۔ اسی وقت یوگوسلاویہ کو یقین دلایا گیا کہ اٹلی ہر طرح بحیرہ ایڈریاٹک میں یوگوسلاویہ کے مفاد کی حفاظت کرے گا۔

بنگال میں صوبجاتی خود اختیاری کے دو سال

وزیر اعظم بنگال کا بیان

بنگال۔ ۲ سال تک صوبجاتی خود اختیاری سے مستفید ہو چکا ہے۔ جب ان گزرے ہوئے دو سال پر نظر ڈالتا ہوں تو میرے اندر تسلی اور یاس کے مرکب جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ دو سال پہلے جب ہم نے قلمدانِ وزارت سنبھالا ہم اس کی جملہ ذمہ داریوں سے کما حقہ واقف تھے۔ لیکن ہم ان دشواریوں اور تکالیف سے مطلق آشنا نہ تھے جن سے ہمیں اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہونے پر دوچار ہونا پڑا۔ ترقی کی رفتار قدرت اور انسان دونوں نے مل کر مدھم کی۔ تاہم ان ۲ سالوں میں جو خدمات ہم نے انجام دی ہیں وہ لاریب ایک سنہری باب کا ہے جس پر ہم بجا طور پر نازاں ہیں۔

ہمارے خیالات میں سب سے پہلی جگہ ان بے شمار دیہاتیوں کی تھی جو بقائے زندگی کے لئے مردانہ وار جد وجہد کرتے ہیں۔ ہم نے انہیں قرضوں کے ان بار گراں کے نیچے کچلتے اور کراہتے ہوئے پایا۔ کہ اگر انہیں ان کے رحم پر چھوڑ دیا جاتا تو ان سے وہ ہرگز مخلصی نہ پا سکتے۔ بندوبست اراضی کے کچھ ایسے قانون میں وہ جکڑے ہوئے تھے جو بعض لحاظ سے سخت اور نامناسب تھے۔ جہاں کہیں ہم گئے یہ دیہاتی لاکھوں کی تعداد میں ہمارے استقبال کو آئے۔ اپنی دردبھری کہانیاں لئے ہوئے۔ ان کے اس یقین کامل نے، جو وہ ہم پر اور ہماری ان طاقتوں پر رکھتے تھے۔ کہ ہم انہیں ناامیدی کے دلدل سے جا ہیں تو نکال سکتے ہیں۔ ایک گہرا اثر کیا۔ لازماً پہلا قدم جو ہم نے اٹھایا۔ وہ ان کی فلاح و بہبودی کے متعلق تھا ہم نے تقریباً ۴ ہزار قرضہ سمجھوتہ بورڈ قائم کر دیئے ہیں صوبے بھر کے مختلف حصوں میں ۵ کروڑ سے زائد کے قرضے میں معتدبہ تخفیف کر دی گئی ہے۔ جس سے قرضدار اور قرض خواہ دونوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ اگلی ششماہی ۲۶ کروڑ روپے کے قرضے میں کمی واقع ہوگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ۱۳۰ کروڑ روپے کا قرضہ گویا کسانوں کے تمام قرضے کا ایک تہائی کم ہو جائیگا جس سے دیہاتی بے شمار آبادی کو آسانی ہو جائے گی۔ ہم نے بنگال ٹیننسی ایکٹ میں ترمیم کر دی ہے۔ اب کسانوں کو بہت سے نئے حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔ اپنے صوبے کے بندوبست اراضی کی چھان بین کے لئے ہم نے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔

جب اس کمیشن کی تحقیقات مکمل ہو جائینگی اس وقت ہمیں امید ہے کہ زمیندار اور کسانوں کے مابین تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔ جس سے صوبہ کی حالت پُرامن اور ترقی پذیر ہوگی کاشتکاری کے جدید اصولوں کی ترویج سے متعلق ہماری تجاویز کافی دور تک آئی ہیں اور کامیاب ہیں۔ محض چند ماہ گزرے ہونگے کہ میں نے ڈھاکہ میں ایک ایسی درسگاہ کی سنگ بنیاد رکھا ہے۔ جو عنقریب ہمارے نوجوانوں کے لئے زرعی تعلیم کا اعلیٰ مرکز بنا چاہتا ہے۔

ہم نے اپنے صوبے کا صنعتی و حرفتی جائزہ لینے کا اہتمام کیا ہے۔ جو عنقریب پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ اس وقت ہم ملکی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے تندہی سے مفید مہم کا آغاز کریں گے۔ اسی دوران میں ہم نے کلکتہ میں ایک صنعتی عجائب گھر قائم کر دیا ہے۔ جس کو بنگال کی صنعتوں کا مرکز بنانا ہماری عین تمنا ہے۔

ہمارا ہی وہ صوبہ جہاں ابتدائی تعلیم مفت پھیلانے کی پختہ اسکیم ۵ ضلعوں میں کام کر رہی ہے میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں کہ آئندہ سال میں ہم اس سکیم کو بنگال کے ہر ضلع میں نافذ کر دینگے چنانچہ ۱۲ یا ۱۸ ماہ کی قلیل مدت میں مفت ابتدائی تعلیم کی برکات سے بنگال کا گوشہ گوشہ فیض یاب ہوگا

ہم نے تحریک نشو ونما ہے جو انان ریو مقدویلغیر سو ومنٹ جاری کر دی ہے آج ہر ضلع میں ایک فزیکل آرگنائزر تعینات ہے جو جسمانی نشو ونما کا درس ہمارے جوانوں کو سکھا رہا ہے۔ یہ محض ابتدائی کام ہے۔ ہم تو ہر جوان کو خواہ وہ طالبعلم ہو خواہ کسی دیہاتی مشغلہ میں مصروف اچھی صحت اور ڈیل ڈول والا دیکھنا چاہتے ہیں

ہم نے دیہات سدھار کی ایک وسیع اسکیم تیار کی ہے۔ ہمارا نصب العین دیہات کی کایا پلٹ دینا ہے۔ ہم اپنے گاؤں کو صحت یاب اور دلفریب بنانا چاہتے ہیں۔ دیہاتی بھائیوں کو اپنی مدد آپ کرنے کا سبق دینا چاہتے ہیں۔ ان میں اچھی زندگی بسر کرنے کی قدرتی خواہش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے دماغوں اور خیالات کو صیقل کر کے دیہاتی فضا کو منور کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے ان علاقوں کا خاکہ کھینچنا شروع کر دیا ہے جو سیلاب کی زیادتیوں سے وقتاً فوقتاً نقصان اٹھاتے رہتے ہیں۔ ہم نے اپنے دماغوں سے خوب کام لیا ہے اور خشک دریاؤں کو سیراب کرنے کے مسئلہ پر خوب ہی غور و خوض کیا ہے۔ اور اب آبپاشی کی متعدد مہمیں بروئے کار ہیں دیہاتی آبپاشی کی ہماری اسکیم اغلباً ہندوستان بھر میں بے نظیر ہے۔

ہم نے گلہ آب (Water hyacinth) پر عوام الناس کا ایک عظیم حملہ کیا ہے یہی وہ گھاس ہے جو سطح آب پر مسلط ہو کر دیہاتی آبپاشی کے راستہ مسدود کر دیتی ہے جس سے زیر کاشت علاقے بنجر ہو جاتے ہیں۔ اس "دشمن آب" کے خلاف اپریل کے آخری ہفتے میں صوبہ بھر کی جانب سے وسیع حملہ ہوگا۔ جس کی مثال کسی دوسرے صوبہ میں میسر نہ آئیگی

ہم نے ہزار ہا نظر بندوں کو رہا کر دیا ہے۔ اور بہت سے تشدد پسند اسیروں کو اس امید پر کہ یہ آزاد ہو کر تعمیری شہری زندگی بسر کرینگے ہم نے اس معاملے میں پہل کی ہے کہ ان نوآزادی یافتہ نوجوانوں کو ٹریننگ دے کر باعزت کاروبار میں لگا دیں۔ مثال کے طور پر بمقام ریشم کوزہ سازی کے کارخانے میں انہیں ٹریننگ دی جا رہی ہے اور یہ کارخانہ محض ان لوگوں کے لئے کھولا گیا ہے۔ وہاں ایسی صنعت سکھائی جا رہی ہے۔ جس کی تکمیل و تحصیل کے بعد وہ باعزت روزی کما سکیں گے۔

ہم نے اپنے مزدور بھائیوں کو مستحکم اور سچے ٹریڈ یونین اصولوں پر متحد ہونے کی ہدایت کی ہے اور ہم نے مالکان کو ان سے مناسب اور اچھا سلوک کرنے کی ترغیب دی ہے۔

ان دنوں ہمارے پیش نظر گشتی ملکی طبی امداد کے دستے (National Medical Units) کی سکیم ہے جو ہمارے دیہاتی بھائیوں کیلئے ازبس مفید ہوگی اس اسکیم کا خاصا یہ ہے کہ ہر ضلع کو ایک گشتی طبی دستہ میسر ہوگا جو لگاتار اس ضلع کے دیہاتوں میں دورہ کیا کریگا

اس مختصر اور سرسری ریویو میں ہماری گذشتہ دو سالوں کی کوششوں کے ثمرات کا مختصر سا خاکہ پیش کرنا بھی مشکل ہے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ میں ان تجاویز اور سکیموں کو توضیحاً بیان کروں۔ جو ہم نے اس صوبے اور یہاں کے باشندوں کی بہتری و بہبودی کے لئے بنائی ہیں۔ لیکن میں اس بنگال کی تصویر دیکھ رہا ہوں۔ جو ہر لحاظ سے مطمئن۔ زیادہ خوش اور ترقی یافتہ ہوگا۔ جس میں ہر جاتی۔ ہر قوم اور ہر فرقہ اپنے جائز حقوق کے ساتھ اور مناسب اختیارات کے ساتھ خوش زندگی بسر کرے گا۔ ایک ایسا بنگال جس کے شہر سر بفلک عمارتوں۔ اور جس کے دیہات سادہ جھونپڑیوں سے مملو ہوں گے۔ نہ شہر کو دیہات سے کسی قسم کی رقابت ہوگی۔ اور نہ ہی دیہات کو شہر سے ہر قسم کی نفرت! یہی وہ "بنگال اعظم" ہوگا۔ جس کی تعمیر میں ہم شب و روز کوشاں ہیں۔ اس مہم میں ہم ان سب بنی نوع انسان کی امداد و اعانت کے متوقع ہیں جو اپنے ملک کے سچے دوست ہیں۔ اور ہم اس قادر مطلق پر اس کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہیں! خدا کرے باشندگان بنگال ادنیٰ اور اعلیٰ۔ ہندو اور مسلم اپنی قسمت کے بنانے میں پہلے ہی موقعہ کی سہولتوں اور برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ جو نئے نظام حکومت نے ان تک پہنچا دی ہیں۔ اللہ کرے وہ ایک دوسرے کے دوش بدوش چلیں۔ اور خوشگوار زندگی۔ نیک حیات کی منزل کو پہنچیں۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

کارخانہ دستکاری کی تیار کردہ اشیاء

قبل ازیں بھی اعلان کیا گیا تھا۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے غریبوں و یتیموں اور بیواؤں کے لئے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ دستکاری کا کارخانہ کھولا ہے۔ جس میں کام کرکے غریب عورتیں اپنا گذارہ چلاتی ہیں۔ اس وقت اس کارخانہ میں ہر رنگ کے ریشمی رومال۔ ریشمی آزار بند۔ سفید سوتی آزار بند تیار پڑے ہیں۔ جو بازاری آزار بندوں سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ریشمی آزار بند اصلی ٹوٹی کے ہیں۔ ہر احمدی عورت اور مرد کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اسی کارخانہ سے خریدیں۔ کیونکہ یہ قومی کارخانہ ہے۔ ہر جگہ کے احمدی تاجروں کو چاہیئے۔ کہ بجائے کسی دوسری جگہ سے منگوانے کے اسی کارخانہ سے منگوا کر مالی فائدہ بھی اٹھائیں۔ اور ثواب بھی حاصل کریں۔ اس کارخانہ کی اشیاء کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔

"لجنہ کے اس کام میں دینی کارخانہ دستکاری کے کام میں تاجروں کی امداد کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ لجنہ جو چیزیں بنوائے وہ انہیں بیچ دیا کریں۔ جس میں ان کا بھی فائدہ ہوگا۔ اور غرباء کا بھی فائدہ ہے۔ کہ ان کے گذارہ کی صورت ہوگی۔"

تمام احمدی تاجران سے اور خصوصاً قادیان کے تاجروں سے امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد دینی اور دنیوی فائدہ اٹھاتے ہوئے حضور کے منشاء کو پورا کریں گے۔

منتظمہ دستکاری

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سجاول ولد سلطان ذات جوانہ سکنہ منصور سیال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵/۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکورہ صدر جھنگ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۳/۳/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد خاں ولد مراد خاں و خانہ خاں ولد احمد خاں ذات بلوچ سکنہ اسلام والہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶/۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۸/۳/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ویرو ولد جھنڈا ذات عیسائی سکنہ مدار تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۴/۵/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۴/۲/۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ

(مہر بورڈ)

لنڈن ۹ اپریل۔ لندن کے ایک اخبار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جرمنی کی آنکھیں اب رومانیہ کی طرف لگی ہوئی ہیں جرمنی کو پٹرول کی سخت ضرورت ہے۔ ہٹلر اس امر کی کوشش میں ہے کہ رومانیہ پر قبضہ کر کے پٹرول کے کنوئیں قابو میں لے آئے۔ جس سے جنگ کی صورت میں پٹرول کی ضرورت پوری ہو سکے گی۔ ان کنوؤں پر قبضہ کرنے کے لئے ہٹلر غالباً جون میں رومانیہ پر چڑھائی کرے گا۔

روم ۹ اپریل۔ فیسسٹ پارٹی کے ایک مشہور ممبر گو اٹلی کے وزیر خارجہ کونٹ گیانو کے حکم سے گرفتار کیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے خلاف مخالفت کا طوفان بپا ہو گیا ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ مخالفت خطرناک صورت اختیار نہ کر جائے۔ کونٹ گیانو کو علیحدہ کر کے اس کی جگہ مارشل بیلبو کو وزیر خارجہ بنا دیا جائے گا۔

لنڈن ۹ اپریل۔ مسٹر چیمبرلین پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ یورپ کی الجھن کو دور کرنے کے لئے روس سے گفت و شنید کریں۔ ورنہ ان کو لیڈری سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ سیاسی حلقوں میں مسٹر چیمبرلین کی وزارت ٹوٹنے کے امکانات کے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔

لنڈن ۹ اپریل۔ حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ پر جبری فوجی بھرتی کا قانون نافذ کرنے کے لئے زور دیا ہے حکومت فرانس نے اس سلسلہ میں جو سکیم مرتب کی ہے۔ اس کی رو سے اسلحہ سازی کے تمام کارخانوں کو سرکاری نگرانی کے ماتحت لایا جائے گا۔ اور ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اسلحہ سازی کے کارخانوں کو ہفتہ میں ۶۰ گھنٹہ کام کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ فرانس کی ٹریڈ یونینوں کو عملی طور پر ختم کر دیا جائے گا۔ پیرس میں فوجی بھرتی زور شور سے ہو رہی ہے۔

روم ۹ اپریل۔ تیرانا کا ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ البانیہ کے سرکردہ ترین افسروں اور معززین پر مشتمل ایک کمیٹی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نے نظم ونسق کا کام سنبھال لیا ہے۔

پشاور ۹ اپریل۔ اسمبلی کے تین کانگرسی ممبروں ڈاکٹر گھوش لالہ حکم چند اور لالہ جگناداس نے ممبری سے استعفےٰ لکھ کر ڈاکٹر خان صاحب کو بھیج دیئے ہیں انہوں نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ موجودہ وزارت نے چند ایسی کارروائیاں کی ہیں۔ جو ووٹروں کے خلاف ہیں۔ مولانا آزاد کے سامنے جو وعدے کئے تھے۔ ان میں سے بھی چند انہوں نے پورے نہیں کئے لالہ حکم چند کا ایک بل انتقال اراضی کے متعلق تھا۔ وزارت نے اسے اسمبلی کے سامنے نہیں آنے دیا۔

جموں ۹ اپریل۔ ریاست میں اصلاحات نافذ کرنے کے سلسلہ میں مہاراجہ صاحب بہادر ایک اہم فرمان جاری کرنے والے ہیں۔ جس میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر ہو گا

(۱) اپنے ذاتی اخراجات کم کر دیئے جائیں گے

(۲) وزیروں کی تنخواہیں جو اس وقت چار ہزار روپیہ تک ہوتی ہیں۔ کم کر دی جائیں گی

(۳) میونسپل کمیٹیوں میں غیر سرکاری صدر منتخب ہونے کا اعلان کیا جائے گا۔

(۴) اسمبلی کے صدر کو بھی ممبر ہی منتخب کیا کریں گے۔

مدراس ۹ اپریل۔ آج سرکاری گزٹ میں ایک بل شائع کیا گیا ہے۔ جسے اسمبلی کے آئندہ سیشن میں پیش کیا جائیگا اس بل کی رو سے دیہات کے ان افسروں کی بحالی اور ان کے ورثاء کے حقوق کو منظور کرنا مقصود ہے جن کو سیاسی تحریک میں حصہ لینے کے باعث ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ بعض شکوک کو رفع کرنے اور صوبہ میں امن قائم کرنے کے لئے حکومت نے یہ بل تیار کیا ہے۔

قاہرہ ۹ اپریل۔ سعودی عرب اور جاپان کے درمیان ایک دوستانہ اور تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گفت و شنید میں جاپان کو پٹرول کی مراعات دینے کے متعلق غور کیا جائے گا

بنارس ۹ اپریل۔ چند روز شہر میں امن رہنے کے بعد آج پھر اکا دکا حملے ہوئے صورت حالات پر قابو پانے کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔ لیکن یہ صرف ہندوؤں پر نافذ ہو گا۔ انہیں دن میں ۲۲ گھنٹے گھروں کے اندر رہنا پڑے گا۔

لنڈن ۹ اپریل۔ امیر البحر نے اعلان کیا ہے کہ غیر ممالک میں جو یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ برطانیہ کے جنگی جہازوں نے بندرگاہ کارفو پر لنگر ڈال دیئے ہیں۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔

لکھنؤ ۹ اپریل۔ شیعوں اور سنیوں میں جو تنازعہ ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کوشش کر رہے ہیں۔ شیعوں کے ایک وفد نے پنڈت صاحب سے ملاقات کی اور اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔

کپورتھلہ ۹ اپریل۔ دیوان بہادر پنڈی داس جو حال ہی میں پٹیالہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ریاست کپورتھلہ کے چیف منسٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ مئی کے آغاز میں چارج لے لیں گے۔

واشنگٹن ۸ اپریل۔ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں اٹلی کے البانیہ پر حملہ کی مذمت کی۔ اور کہا کہ اٹلی نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ صدر روزویلٹ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اٹلی کے مال پر پابندیاں عائد کرنے کے سوال پر امریکہ غور کر رہا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ برطانوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہسپانیہ کی موجودہ حکومت کو مفت سامان خورونوش ارسال کیا جائے تاکہ وہ میڈرڈ کے لوگوں میں تقسیم کر دے چنانچہ ۲۰ اپریل کو ۵۰۰ ٹن کی پہلی قسط ارسال کی جائے گی۔ سامان ۲۵ لاریوں پر لدا ہو گا۔

لاہور ۱۰ اپریل۔ آج ڈاکٹر سر محمد اقبال کی یاد میں پنجاب یونیورسٹی ہال میں آٹھ بجے شب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں گورنر پنجاب۔ صلاح الدین سلجوقی قونصل جنرل افغانستان اور مسز نیڈو کے پیغامات سنائے گئے۔ بعض اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور نظمیں پڑھیں۔

ٹوکیو ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ سپراٹلے پر قبضہ کرنے کے متعلق جاپان نے فرانس کے احتجاج کو ٹھکرا دیا ہے۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اس جزیرہ پر جاپان کا سب سے پہلے حق تھا کیونکہ ۱۹۱۷ء سے اس میں جاپانی باشندے آباد ہیں۔

ہیگ ۸ اپریل۔ حکومت ہالینڈ نے ہالینڈ کی بندرگاہوں اور سرحدات کا استحکام شروع کر دیا ہے۔ فوجی دستوں کی ایک خاص تعداد کو بھی ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ ہالینڈ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فوجیوں کی چھٹی منسوخ کر دی گئی ہے۔ اور سرحدی فوجی دستوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بخارسٹ ۸ اپریل۔ رومانیہ کا وزیر خارجہ عازم استنبول ہو گیا ہے اس کے اس سفر کا مقصد حکومت ترکیہ سے یہ درخواست کرنا ہے کہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں غیر ملکی جنگی جہازوں کو درۂ دانیال سے گزر کر بحیرہ اسود میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ رومانیہ کی حفاظت سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ارل آف موٹ لون وائسرائے ہند کا بڑا لڑکا) کی شادی کیپٹن آر۔ اگر لینڈ مینر کا رڈز کی لڑکی مس۔ ڈی۔ کے۔ سلینی سے قرار پائی ہے۔

سڈنی ۷ اپریل۔ مسٹر لائینز وزیر اعظم آسٹریلیا امراض قلب کے باعث ۶۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ ارل پیج کو آپ کی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے مسٹر لائینز ۱۹۳۲ء سے وزیر اعظم چلے آتے تھے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مسجد احمدیہ لنڈن میں امیر فیصل کے استقبال کا ذکر برطانوی پریس میں

امیر فیصل وائسرائے آف مکہ اور فلسطین کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں اور معززین کے علاوہ برطانیہ کے مشہور اور معزز لوگوں کو مسجد احمدیہ میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے جو تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اس کا ذکر برطانوی پریس نے نمایاں طور پر کیا ہے۔ اخبار "The Borough News" نے اس تقریب کا فوٹو دیتے ہوئے اس کی کارروائی کو بالتفصیل درج کیا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام۔ امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا ایڈریس امیر فیصل کی طرف سے سعودی عرب منسٹر کی جوابی تقریر کے علاوہ بعض معروف مہمانوں کے اسماء بھی دیئے ہیں۔

اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار ۱۷ ارمارچ نے بھی اس تقریب کا فوٹو دیا ہے اور اس کے ساتھ حضرت امیر المومنین کا پیغام۔ امام صاحب مسجد لنڈن کے ایڈریس کا خلاصہ۔ سعودی منسٹر کی جوابی تقریر کا خلاصہ اور دوسرے کوائف درج کئے ہیں۔

اخبار دی نیوز نے بھی تمام کارروائی کو درج کیا ہے۔ Wimbledon Mailer نے اس تقریب کا نمایاں فوٹو درج کیا ہے۔ اور اسی طرح سنڈے ایکسپریس ۱۲ ارمارچ نے بھی اس تقریب کا فوٹو دیا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ تقریب احمدیت کی اشاعت اور اس کے وقار میں زبردست اضافہ کا موجب ہو گئی ہے۔ قریباً تمام اخبارات نے انگریز نومسلموں کی تلاوت قرآن کریم کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا اعلان

۸ راپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے اجلاس میں کثرت آراء کو منظور فرماتے ہوئے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ میں صرف وہ طلباء داخل کئے جائیں۔ جو کم سے کم انگریزی مڈل پاس ہوں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مدرسہ احمدیہ کی جماعت بندی دس اپریل سے بیس اپریل تک کھلی رہے گی۔ احباب فی الفور اپنے ان بچوں کو جنہوں نے انگریزی مڈل پاس کر لیا ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیں۔ یہ بچے بجائے سات سال کے انشاء اللہ تین یا چار سال میں مدرسہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو سکیں گے۔

سید محمد اسحاق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

معافی کا اعلان

گذشتہ سال مجلس مشاورت میں ملک کرم الٰہی صاحب کے متعلق اخراج از جماعت کا اعلان کیا گیا تھا۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور معافی کی درخواست کی تھی۔ اور حضور کو یقین دلایا تھا کہ آئندہ غلطی کا ارتکاب نہیں ہو گا حضور نے ازراہ کرم جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء پر ملک صاحب کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال جہاں ہوں اس اعلان کو پڑھتے ہی مرکز میں فوراً واپس آجائیں۔ اور اپنے آئندہ دورہ کو ملتوی کر دیں۔ ناظر بیت المال

صحیح معنوں میں مالی قربانی اسی وقت ہو سکتی ہے جب اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ بہت سے دوست نیکیوں سے اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ ماحول پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے جب کہا قربانی کریں گے تو کر لیں گے حالانکہ یہ صحیح نہیں"۔

"کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ماحول ٹھیک ہو۔ اور گرد و پیش کے حالات موافق ہوں۔ اگر گرد و پیش کے حالات موافق نہ ہوں تو کامیابی نہیں ہو سکتی اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان کے اندر نیکی کرنے کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے اور جذبہ بھی۔ مگر وہ ایسا ماحول پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کے ماتحت صحیح قربانی کر سکیں"۔

"آپ لوگ کتنے بھی ارادے قربانی کے کریں۔ جب تک ماحول میں تغیر نہ ہو اسے پورا نہیں کر سکتے"۔

"یہ کہنا آسان ہے کہ ہمارا مال سلسلہ کا ہے۔ مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر کچھ لباس پر اور کچھ مکانات کی حفاظت یا کرایہ یا کچھ علاج پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا۔ اس صورت میں اس کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ اس قسم کی قربانی نہ قربانی پیش کرنے والوں کو نفع دے سکتی ہے۔ نہ سلسلہ کو ہی اس سے کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ سلسلہ ان کے ان الفاظ کو کہ میرا سب مال حاضر ہے کیا کرے۔ جبکہ مال کے معنی صفر کے ہیں۔ جس شخص کی آمد سو روپیہ اور خرچ بھی سو روپیہ ہے۔ وہ اس قربانی سے سلسلہ کو کوئی نفع نہیں پہونچا سکتا۔ جب تک کہ پہلے خرچ کو سو روپیہ سے نوے پر نہیں لے آتا۔ تب بے شک اس کی قربانی کے معنی دس فیصدی قربانی کے ہوں گے"۔

وہ احباب جنہوں نے تحریک جدید سال پنجم میں وعدے کئے ہیں۔ یا وہ جنہوں نے سال پنجم کے وعدے کے ساتھ اپنی گزشتہ سالوں کی کمی بھی پوری کرنی چاہی ہے۔ یا وہ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا چندہ تحریک جدید واجب الادا ہے انہیں چاہیئے کہ آج ہی سے اپنے وعدوں کے پورا کرنے کے لئے ماحول پیدا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ تا وہ اس امتحان میں جس میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنے آپکو پیش کیا ہے۔ سو فی صدی نمبروں میں کامیاب ہوں۔ ۷ راپریل کا خطبہ جس وقت انہیں ملے اسی وقت وہ عملاً لبیک کہیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نویں اور دسویں جماعت کی کتابیں تبدیل نہیں ہوئیں

"الفضل" مورخہ ۹ راپریل میں عنایت اللہ تاجر کتب نے "طالب علموں کو خوشخبری" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ نویں اور دسویں جماعت کی الجبرا اور جغرافیہ کی کتب تبدیل ہو گئی ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ یہ غلط ہے۔ دسویں جماعت کی کوئی کتاب تبدیل نہیں ہوئی۔ اور نویں جماعت کا جغرافیہ بھی تبدیل نہیں ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۵۸ھ

پنجاب میں شرعی طریق سے تقسیم ورثہ کا قانون

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اسلام کو جن امور میں دیگر مذاہب کے مقابلہ پر خاص فضیلت اور امتیاز حاصل ہے۔ مسلمانانِ ہند ان پر خصوصیت سے عمل پیرا ہوتے۔ اور انہیں قطعاً نظر انداز نہ کرتے۔ تا کہ نہ صرف اسلام کی فوقیت دیگر ادیان پر ثابت ہوتی۔ بلکہ مسلمان دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاص برکات کے مورد بنتے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ بدقسمتی سے ایسے احکام کو انہوں نے اپنے لئے نقصان رساں خیال کرکے ترک کر دیا۔ اور دوسروں کے طریق عمل کو اختیار کر لیا۔ انہی امور میں سے ایک نہایت اہم امر وراثت کا مسئلہ ہے۔ اسلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ والدین کے ترکہ کے جس طرح لڑکے وارث ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کا بھی اس میں حصہ ہے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں نے اپنی لڑکیوں کو ان کے اس حق سے محروم کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ نے ان کا مقرر کیا تھا۔ کھلم کھلا کہدیا۔ کہ وہ شریعت کے اس حکم کو اپنے لئے قابل عمل نہیں سمجھتے۔ اور موجودہ غیر مسلم حکومت کے ذریعہ یہ قانون بنوا لیا۔ کہ وہ تقسیم ورثہ کے بارے میں شریعت اسلامیہ پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ رواج پر کاربند ہوں گے۔ یعنی غیر مسلموں میں جو یہ رواج ہے۔ کہ وہ عورتوں کو ان کے متعلقین کے ورثہ میں سے کچھ نہیں دیتے۔ اسی طرح ہم بھی نہیں دیا کریں گے۔

عرصہ سے پنجاب میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ کہ کوئی مسلمان لڑکی اپنے والدین کی جائداد سے اور کوئی مسلمان عورت اپنے خاوند کے ترکہ میں سے بذریعہ قانون کچھ نہیں حاصل کر سکتی۔ حالانکہ قرآن کریم نے نہ صرف ان کے لئے بلکہ تمام رشتہ داروں کے لئے علیحدہ علیحدہ حصص مقرر کئے ہیں۔ اور ان کی ادائیگی ضروری قرار دی ہے۔

مسلمانوں نے یہ دیدہ دلیری اس لئے دکھائی۔ تا کہ ان کی جائدادیں لڑکیوں کے ذریعہ دوسرے خاندانوں میں نہ چلی جائیں۔ اور وہ مفلوک الحال نہ بن جائیں۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کیا ایک لمبے عرصہ سے شریعت کے اس صریح حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ کس قدر دولت مند اور مالدار بن گئے ہیں۔ اگر وہ آسودہ حال اور فارغ البال نظر آتے۔ تو بھی ان کے لئے نہایت ہی شرم کی بات تھی۔ کہ شریعت اسلامیہ کی صریح خلاف ورزی کرکے انہوں نے مال و دولت جمع کی۔ لیکن اب تو صورت حالات یہ ہے۔ کہ غربت و افلاس و فلاکت اور ذلت نے ہر سمت سے انہیں گھیر رکھا ہے۔ ان کی جائدادیں بنیوں اور مہاجنوں کے قبضہ میں جا چکی ہیں۔ حتے کہ بعض علاقوں کے مسلمانوں کی عورتیں بھی ساہوکاروں کے پاس گرو رکھی جاتی ہیں۔ قرض میں ان کا بال بال جکڑا ہوا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیگر وجوہات کے علاوہ لڑکیوں کو ان کے حق سے محروم کرنے کا بھی یہ وبال ہے اور سمجھدار مسلمانوں میں اس کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ تلافیٔ مافات کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ جب تک حکومت سے اس بارے میں قانون نہ بنوایا جائے اور سابقہ قانون کو منسوخ نہ کرایا جائے۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب اسمبلی کی ایک مسلمان خاتون ممبر بیگم رشیدہ لطیف صاحبہ نے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"قانون موسومہ مسلم پرسنل لا (شریعت) اپلیکیشن ایکٹ ۱۹۳۸ء ایکٹ ۲۶ ۱۹۳۷ء کے رو سے شریعت اسلام کا جواز اہل اسلام کے جملہ معاملات پر بہ استثنائے اراضی زرعی۔ خیرات۔ ادارہ خیریہ و اداراتِ اوقاف دینی و خیرات قرار پا چکا ہے معاملات تبنیت وصیت و حقوق متعلقہ اموال وصیت کے بارے میں دفعہ ۲ ایکٹ مذکورہ کی رو سے ہر ایک مسلمان جو بروئے دفعہ ۱۱ قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء معاہدہ کرنے کا مجاز ہے۔ مقررہ عدالت کے روبرو مقررہ طریق پر درخواست برائے حصول مفاد شریعت اسلامیہ کرنے کا حقدار ہے۔ اور یہ درخواست کرنے پر اس پر اور اس کی نابالغ اولاد پر اور پھر ان کی اولاد پر معاملات تبنیت وصیت و حقوق متعلقہ اموال وصیت کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا اطلاق ہوگا۔ چونکہ شریعت ایکٹ مذکورہ کا اطلاق اراضی زرعی۔ خیرات۔ ادارہ خیریہ و اداراتِ اوقاف دینی و خیرات پر نہیں ہے۔ نیز تبنیت وصیت و حقوق متعلقہ اموال وصیت کے بارے میں حصول مفاد شریعت ایکٹ پر ایک مسلمان کی ذاتی رائے اور خواہش پر چھوڑ دیا گیا۔ لہذا اس مجوزہ بل کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ اس کے ایکٹ شریعت ۱۹۳۷ء کی عملی تکمیل ہو۔ اور خالص شریعت اسلامیہ کا اطلاق بلا استثنا مسلمانوں کے جملہ معاملات پر ہو۔

یہ ایکٹ جملہ اطراف پنجاب میں نافذ ہوگا۔ الف۔ کسی رواج یا رواجی و رسمی امور کے باوجود مسلم پرسنل لا (شریعت) کا اطلاق تمام در پرسنل شریعت لا اہل اسلام) اہلِ اسلام پر بروئے محبت فیصلہ معاملات متعلقہ اراضی زرعی تبنیت وصیت حقوق متعلقہ اموالِ وصیت۔ امور خیرات۔ ادارہ خیریہ۔ اوقافِ دینی و خیری۔ نیز دیگر جملہ امور حقوقِ شرعی اہل اسلام کسی ایسے معاملہ میں جس میں ایک فریق مسلمان ہو۔ اور جو معاملہ حقوق شرعی اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہو۔ اور جس میں اس مسلمان فریق معاملہ کے حقوق متنازعہ ہوں۔ ہوگا۔

(ب) ایکٹ ۲۶ ۱۹۳۷ء کی دفعہ ۲ نیز اس کا وہ حصہ جو اس ایکٹ کے مفاد سے متضاد یا اس کے برخلاف ہو۔ اس ایکٹ کی تاریخ نفاذ سے جہاں تک اس کا تعلق حقوق اہل اسلام سے ہے کالعدم متصور ہوگا۔

(ج) جملہ قوانین ایکٹ ہا جن کا مفاد اس ایکٹ سے متضاد یا اس کے برخلاف ہے۔ اس ایکٹ کی تاریخ نفاذ سے جہاں تک اس کا تعلق حقوق اہل اسلام سے ہو کالعدم متصور ہوگا۔"

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے حال کے اجلاس میں یہ مسودہ قانون اس لئے زیر بحث نہ لایا گیا۔ کہ ابھی تک اس کے پیش کرنے کی منظوری گورنر پنجاب سے نہیں ملی تھی۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ نہ صرف اس قسم کا قانون بنانے میں کوئی روکاوٹ نہ پیدا ہونے دے۔ بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ مکمل صورت میں پاس کرائے۔ تا کہ مسلمانانِ پنجاب اس ظلم و ناانصافی سے بچ سکیں۔ جو لڑکیوں کو ان کے حصہ سے محروم کر دینے کی صورت میں کر رہے ہیں۔ اس معاملہ کا جہاں تک جماعت احمدیہ سے تعلق ہے۔ ہم خوشی اور فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کو ورثہ میں سے ان کا حصہ دینے کی مثالیں اگرچہ ہماری جماعت میں پہلے بھی پائی جاتی تھیں۔ لیکن اب تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر تمام جماعت سے عہد لے چکے ہیں۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو ورثہ میں سے ان کا شرعی حق ضرور ادا کریں گے۔ اور ایسا ہی ہو رہا ہے۔ باوجود اس کے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس قسم کا قانون ضرور نافذ ہو۔ اور پنجاب کی موجودہ حکومت یہ کارنامہ سرانجام دیکر اپنی نیک نامی میں اضافہ کرے۔

فریضۂ نماز کی ادائیگی کی اہمیّت

دینی امور کو دنیوی مشاغل پر ہمیشہ مقدّم رکھنا چاہیئے

از جناب چودھری عبدالرحیم صاحب جہرسالہ

اقم الصلوٰۃ لذکری۔

یہ پنجوقتہ فریضہ بھی کیسی نعمت ہے جو وقت پر مشاغل پر تجارت پر اور دوسرے سارے ہی اعمال پر اللہ تعالےٰ کو مقدم کرنا اور اس کے لئے ہجرت کرنا سکھاتی ہے۔ بشرطیکہ لوجہ اللہ ہو لِلّٰہ ہو۔ اگر ایک شخص سارے ابتدائی مراحل اللہ تعالےٰ کے لئے طے کر کے باطہارت قبلہ رخ اللہ اکبر کا نعرۂ اخلاص لگا کر کھڑا تو ہو گیا۔ لیکن لمبے لمبے سجدے ہیں اور ہانپ بھی رہا ہے زبان بھی کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح نکال نکال کر ہلاتا ہے۔ تھک بھی گیا ہے۔ سانس چڑھ گیا ہے۔ رنگ ان کا لپ ہو گئی ہے۔ اور ہے۔ سارا زور حصول دنیا کے لئے۔ یہ بھی ملے وہ بھی ملے قارون ساخزانہ ملے۔ زمانہ کی عزت ملے شہرت ملے۔ مجھے یہ کر دے مجھے وہ کر دے۔ کوئی بھلا مانس اس اخلد الی الارض سے ذرا پوچھے تو سہی تم نے اسی رونے دھونے اور چیخ و پکار میں سلام پھیرا اور یہ جادہ جا ہو کر کس کو مقدم کیا۔ یہ نماز تمہارے لئے دیل نبی یا موجب ذکر الٰہی یا ربنا نے اور اس کو منانے آئے تھے۔ یا دنیا کمانے۔ دُنیا کا شُغل اور اس کی بڑھی ہوئی حرص نے اگر تمہاری یہ نوبت مرتے دم تک رکھی تو ڈر ہے کہ کہیں تمہیں مثلہ کمثل الکلب کا مصداق نہ کر دے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ بندۂ خدا دوسری نماز ملے یا نہ ملے۔ وقت شناس بن۔ اور جو وقت بحول تعالےٰ ہاتھ آ رہا ہے۔ اس کو قیمتی بنانے اور ٹھکانے لگانے کی کوشش حسنہ کر۔ نماز تو گویا مصفا پانی کے قائمقام ہے۔ اس نے تو منکرات اور فحشاء کو اور اس رجس کو دھونا ہے جو مختلف مکاسب اور مشاغل نے اپنے گہرے اثرات سے دل و دماغ کی فضا پر چڑھا دیا تھا۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی یاد کے گہرے اثرات ان کو فسق و فجور سے روکے رکھیں۔ اور ان کے تقدس اور تطہر سے اتقاء کی جڑھ ایمان کی وادی میں اچھی طرح نشو و نما پا کر دائمی ثمرات کی شجر بن سکے۔ لیکن آپ کی طرز اس کے بالکل خلاف اور نہایت ہی بے معنی ٹھہری۔ کچھ غفلت عن اللہ تو دنیاوی کشش نے پہلے ہی اعضاء میں پیدا کر دی ہوئی تھی۔ اب ذرا توجہ سے آپ نے گویا اندھے کو ذرا اور گہرے گڑھے کی طرف اچھی طرح کر دیا۔ یہ تو معراج المومن (سیر الی اللہ) ہے۔ بُرے اور قبیح اخلاق کا استیلا جڑھ سے نکال کر جہنم کے گڑھے سے بہت ہی دور لے جانے والی چیز ہے اس کو اس کے مفہوم سے اچھی طرح پیراستہ کر کے ہی ادا کرنا چاہیئے۔

اس میں تسبیح تقدیس اور الوہیت ایزدی کا اقرار۔ وہ اسماء الٰہیہ جو باقی اسماء الٰہیہ کے لئے بطور دعامۃ (عمود) کے ہیں۔ اور ان کے سارے مفہوم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ ان کا بار بار دہرانا ایسے اقرب صراط کی التجا کرنا جو منعم علیہم کی پاکیزہ اور عند اللہ مقبول قابل مدح راہ ہے اور ضال اور مغضوب علیہم کے جملہ اعمال شنیعہ سے دور رہنے کی خواہش رکھنا۔ اور اس کے اتمام کی خاطر استعانت باری کے لئے سوال بتضرع کرنا۔ ربوبیت خالق کو ہی سب سے اعلےٰ اور اعظم یقین کرنا۔ اس کے غفر۔ اس کی رحمت کے ظل میں آنے اور اسی کی راہ نمائی کے لئے اور اسی کے ساتھ اعتصام فی الامور اور اسی کے جبر پر اعتماد تام حاصل کرنے کی سعی بخلوص نیت کرنا۔ اسی کی مجد اسی کی ارفع شان اور اسی کی عظمت کے دھیان میں ہر لحظہ اس کو ہی بابرکت صفات سے موصوف خیال کرتے رہنا۔ اور اس کو اپنا ذاتی جوہر بنانا قرآن شریف کے حصے کو تدبر اور عمل کے لئے پڑھنا بلکہ زبان۔ بدن۔ اموال کے جتنے بھی تحائف ہو سکتے ہیں۔ حسب اقرار ان کو پورا کرنے کا پختہ اقرار کرنا۔ اپنے ان محسنین کے لئے دعا کرنا جنہوں نے لوجہ اللہ حنیف مسلم بنانے کے لئے سنن اور مجاہدات سکھلائے۔ خادم دین بنے۔ اور خاتی حطام الدنیا (دنیاوی اسباب وغیرہ) پر اللہ تعالےٰ کو مقدم کرنے کی روح پھونکی۔ حسنات دنیا و آخرت بھی مانگتا اور سلام پھیر کر ذکر و تسبیح کے بعد پھر کسی اور طرف مونہہ پھیرنا اور حصل لربک اور یا ایہا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ کو مقدم کرنے کا شیوہ ہر نماز میں اسی طرح اختیار کرنا کہ کسی چیز کی حرص اور شُغل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر مقدم نہ ہو جائے۔

یہ تو ہے نماز کا موٹا موٹا مفہوم یہی قریباً وہ نماز ہے۔ جو رفتہ رفتہ اللہ تعالےٰ کے انسان کو اتنا قریب کر دیتی ہے۔ کہ اس ذی مقتدر ہستی کے تمام تجلیات اس کے جوارح میں الٰہی انوار اور اس کی طاقتوں کے ظلال سا کام کرنے کی طاقتیں پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں بولتا۔ مگر خدا تعالےٰ کی آواز اس کے مفہوم کے مطابق کن فیکون کے سارے مراحل طے کر کے چھوڑتی ہے۔ اور اُسے ذلیل نہیں ہونے دیتی۔

مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم الخ لا تحزن ان اللہ معنا تتنزل علیھم الملائکۃ۔ اور اللہ تعالےٰ کے غیب پر اطلاع اور اس کا کلام اور مکالمہ اس کثرت سے نازل ہوتا ہے۔ کہ ما نفدت کلمات اللہ کا مصداق ہو کر رہتا ہے۔

انسان کو وقت شناس اور قدر شناس ضرور ہی ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی بڑے سے بڑے بادشاہ کی حضوری میں اور انہوں نے سوال کیا۔ کہ کیا لینے آئے ہو۔ تو "حضور کی ملاقات کے لئے" "اپنے دل اور آنکھوں کو آپ کے دیدار سے ٹھنڈا اور تسکین آمیز کرنے کے لئے" "آپ کی محبت کی کشش کی وجہ سے" "آپ کے ظل عاطفت سے سرفراز ہونے کے لئے" "آپ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے"۔

ان الفاظ کے بجائے جواب یہ دینا کہ حضور حیاج اور جھلنی کی ضرورت نے مجبور کیا تھا اسی لئے حاضر ہوا ہوں حاش للہ۔ الامان! الامان!! بندۂ خدا اسی ذہنیت کو لئے ہوئے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا تھا اور باقی تمام چیزوں سے الگ ہونے کے ادعا میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے تھے۔ روزہ اسی لئے رکھوایا جاتا ہے۔ قربانی اسی واسطے کروائی جاتی ہے۔ کہ کھانے پینے وغیرہ وغیرہ پر مقدم کرنا آ جائے۔ اور اموال کے ذخیرہ کے دھیان کو خون کے رنگ میں بھی رنگین کرنا پڑا۔ تو ذرہ بھر مضائقہ لاحق نہ ہونے پائے۔ نماز میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ بالخصوص سجدے میں۔

پس اللہ تعالیٰ سے اس کی محبت مانگو - از دیاد علم کے لئے زور لگاؤ - مخلصین لہ الدین کے لئے التجا کرو - عبودیت اور شکر گزاری میں حق ادائی کا سوال کرو - ارنا مناسکنا وتب علینا - اتمم لنا نورنا واغفر لنا ذنوبنا - آت نفسی تقوٰیہا وزکّہا انت خیر من زکّاہا انت ولیہا ومولٰہا ربنا اذہب عنا الرجس والرجز کی درخواست کرو - احینا علی حبک وتوفنا علی حبک وغیرہ وغیرہ لوجہ اللہ تضرع کرنے والے امور کا اعادہ کرلو - تو کیا ہی اچھی بات ہے کاروبار کو چھوڑ کر آنا واجبی ہے کرنا - وقت لگانا کسی کام تو آجائے - والذین آمنوا اشد حبا للہ کے شعار کو پورا کرو - رہی دنیا اور اس کی ضروریات یہ تو ناک رگڑتے ہوئے بھی آپ کے لئے حاضر ہو جائیں گے - گالیاں دینے والوں کو دینے والا اپنوں کو پہلے کب محروم رکھ چکا ہے - کہ اب محروم رکھے گا - الباقیات الصالحات کے لئے زور لگاؤ - لوتلک کد حا کو امتیازی حیثیت میں رہنے دو - اور وتحیتہم یوم یلقونہ سلام کا تحفہ اپنے رب سے حاصل کر سکنے کے قابل بنو - ایسا نہ ہو - کہ آخرت کی ملاقات کے وقت اخسئوا کہکر تمہیں دور دھتکار دیا جائے - اور جہنمیوں کی طرح لم نک من المصلین والا نظارہ تمہارے بھی سامنے آنے جانے لگے حقیقی نماز پڑھو گے - تو مومن بنو گے - نہیں تو بے مغز قشر بھی بھلا کسی کام آیا کرتا ہے - ہاں یاد آگیا - چولہے میں یا آگ میں جھونک دیا جاتا ہے -

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں پانچ وقت نماز پڑھنے سے تمام باطنی گند دھل جاتے ہیں - جس کی ذرا تفصیل کریں - تو یہی معانی ہوں گے - کہ باطنی پاکیزگی کے باعث انسان کا اندرون مہبط انوار ایزدی بن جاتا ہے - بحسب التوابین ویحب المتطہرین کے نتائج نکلنے شروع ہو جاتے ہیں رؤیائے صالحہ - کشوف کی کثرت - اور تولیت الٰہی ہر طرح اپنا کام کرتی ہوئی نظر آنے لگتی ہے - اپنے مطاع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اگر دوسرے امور میں بھی اطاعت ہی تمہارا وطیرہ رہا - تو یقیناً یہ سونے پر سہاگے کا کام دے گا - اور یہ حنیف مسلم ہو کر نماز گزاری اس قرب کے مقام تک لے جانے کا ذریعہ بن جائے گی - جس کو دوسری امتیں حاصل نہ کر سکی ہوں گی - پچاس نمازوں کی ٹھیرانا شب معراج میں اس بات کا گویا مطالبہ الٰہیہ ہے - کہ انسان کے دلی میلان کی انابت لفصت گھنٹے سے بھی بیشتر الی اللہ ہونی ضروری ہے لیکن حضرت انسان کے مشاغل اور اس کی محفل سازیاں - اس کا کھانا پینا پکانا پہننا وغیرہ - اور پھر گھنٹوں خراٹے لگا لینا کافی تغافل ہے - جو اس کے دل پر اجنبیت عن اللہ پیدا کرنے کے لئے اچھے وقفے پر وقفے لے چلتا ہے - اور بالآخر جو ضرورت سے زیادہ دل پر زنگ کا باعث ہو رہتا ہے - باوجود اس کے پھر بھی کم از کم پانچ وقت ہی صحیح معنوں میں نماز ادا نہ کی جائے - تو جس انسان کو کافر کہا جاتا ہے - اس کی کوئی وجہ اور زبردست وجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے - کہ نہ ماننے والے دلی میلانات اس کے مومن کے دلی میلان الی اللہ اور انابت الی اللہ کی نسبت بہت زیادہ ہیں - جو اس کو کفر سے منسوب کئے دیتے ہیں - تو پھر حضرات منصف اب انصاف اپنے نفس سے ہی کر لیں - آپ اگر اس پنجوقتہ نماز کی حقیقت سے نابہرہ ور اور انابت الی اللہ سے بھی ہر نماز کے بعد کورے کے کورے ہی رہ کر سلام پھیر گئے ہیں - تو پھر کیا کافر کے سر سینگ ہوتے ہیں - جس کی وجہ سے محض اسی کو کافر کہہ دیا جاتا ہے - واللہ پھر آپ کا سر بھی ایسے سینگوں سے ضرور خالی نہیں ہے -

تارک نماز کافر ہوتا ہے - اسی وجہ کو اپنے مفہوم میں لے رہا ہے - اور یہ کفر نہایت ہی خطرناک کفر ہے جس کو موت نہ جانے میں ملبس ہو کر رات دن کیا جا رہا ہے ورنہ یہود یوں سیتمار اور آسمانی پھٹکار اور الٰہی تولیت کا مفقود ہوتے جانا اور علامت کس بات کی ہے - نماز تو معیت الٰہی میں شامل کرنے والی سب سے پہلی شے ہے - یہ بسم اللہ ہی غلط گئی - تو باقیوں کے لئے جو یہ ریڑھ کی ہڈی کے قائم مقام ہے اور سب کی کمر اٹھائے رکھنے والی ہے اور دوسری کوئی چیز بھی نہیں - نماز میں جس کو مقدم کرتا ہے - اسی کو مقدم کرنا ہے - اور جس کے لئے اس کا قیام ہے - اسی کے لئے اس کو قائم کرنا ازبس ضروری ہے - ہاں اس کی نگرانی بجز صادق مومن کے یقیناً مشکل امر تو ہے - لیکن ہے انسانی مقدرت کے اندر ہی اندر شیطان سے نفرت کا اظہار - اور ایک نماز ایسا نشہ نہیں دیتی تو دوسری میں نئی ہمت درکار ہے - اور بالآخر کفر کی نفی اور یقیناً معیت باللہ تعالیٰ حاصل - رب وفقنا انک علے کل شیء قدیر -

قبول احمدیت کی دلچسپ داستان

میں احمدیت کا سخت مخالف تھا - اس کے خلاف نظمیں بنا بنا کر لوگوں کو سناتا - اور داد لیتا - واہ واہ کا شور بلند ہوتا - اور میں خوش ہوتا - احمدیہ لٹریچر پڑھنے کے لئے لیتا - اور زمین میں دبا دیتا - لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے بعض خوابوں کے ذریعہ مجھ پر احمدیت کی صداقت منکشف کر دی - اور میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گیا - چنانچہ بعض خوابیں میں درج ذیل کرتا ہوں :-

ایک دفعہ مجھے خیال آیا - کہ پیر مولوی احمد شاہ صاحب آف چورہ ضلع اٹک بڑے ہی صاحب کمال بزرگ ہیں - اگر میں ان کی مریدی سے نکل کر احمدی ہوا - تو میری عاقبت برباد ہو جائے گی - تب ایسا ہوا - کہ میں نے ایک خواب میں دیکھا - کہ پیر مولوی احمد شاہ کا چہرہ بے نور اور دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہیں - اسی طرح پیر برکت علی شاہ آف کھلچیاں ضلع امرتسر جو میرے گاؤں کے ایک سید ہیں - ان کا چہرہ بھی مجھے بے نور اور بے ریش دکھایا گیا - ان خوابوں سے میں نے سمجھا - کہ آجکل مسلمانوں میں کوئی پیر بھی روحانیت کا حامل نہیں ہے - صرف قرآن شریف راہنمائی کے لئے کافی ہے - تب مجھے ایک طویل خواب دکھایا گیا - کیا دیکھتا ہوں - کہ ایک مکان کے اندر ایک طرف دو احمدی بھائی ہیں اور دوسری طرف ایک میں اور ایک موٹا بے شعور آدمی میرے پاس بے حس و حرکت لیٹا ہوا ہے - میری احمدی بھائیوں کے ساتھ حضرت مسیح ناصری کی موت حیات کے موضوع پر بحث ہو رہی ہے - میں ان کی حیات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوں - اور میرے بھائی ان کی وفات ثابت کر رہے ہیں - حیرت انگیز بات میں نے خواب میں یہ دیکھی - کہ جو قرآن شریف میرے ہاتھ میں ہے - وہ اس قدر کمزور اور ضعیف ہے - کہ ہاتھ کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتا - اور بے حد میلا اور گرد آلود ہے - جب میں دلائل سے عاجز آگیا - تو کہتا ہوں - کہ چلو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ ہی مان لیتے ہیں - ہم نے کونسے حضرت عیسیٰ سے دانے لینے ہیں - اگر زندہ ہوا - تب تم کو کیا - اور اگر فوت شدہ ہوا - تو کیا غرض ہمارے لئے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں - اس پر میری آنکھ کھل گئی - تب اس بھید سے مجھے آگاہی ہوئی - کہ بے شک قرآن شریف کا دعویدار ہر ایک مسلمان ہے - لیکن حقیقی قرآن شریف اس زمانہ کے نجات دہندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے ہاتھ میں ہی ہے - اور وہ بے شعور جو خواب میں میرے پاس لیٹا ہوا تھا - وہ شیطان لعین تھا - کیونکہ میں نے خواب میں اس کی طرف بغور دیکھا - تو آنکھیں بند کرکے سویا ہوا پایا - اس خواب کے دیکھنے کے بعد میرے تمام شکوک دور ہو گئے اور میں احمدی ہو گیا :- خاکسار مرزا سعید احمد بیگ

ویدوں کی تعداد

ویدوں کی تعداد کے متعلق آریوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصل میں ویدوں کی کیا تعداد تھی اور اب کتنی ہے۔ کیونکہ ہندو خود کہتے ہیں۔ کہ :-

"اہل اسلام کی کتاب قرآن ہے لیکن ہندوازم کی ایک نہیں بلکہ بے شمار کتابیں ہیں۔ ہندوازم کی کوئی ایک خاص کتاب بھی نہیں۔ بلکہ ہندوازم کی مقدس کتاب ان بے شمار تحریروں کا مجموعہ ہے۔ جو رشی منی اپنے اپنے زمانہ کے متعلق چھوڑ گئے۔ قرآن میں آپ کسی ایک لفظ کا اضافہ نہیں کر سکتے۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن ہندوازم کی کتابوں میں ابھی نہ جانے کتنا اضافہ ہوتا رہے گا۔" (سوامی ستیانند جی اخبار ملاپ لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

"وید چار کتابیں ہیں جو چھپی ہوئی صورت میں ملتی ہیں۔ یہ کتابیں بذات خود نہ معلوم رشیوں کے چھوڑے ہوئے بیانات کا مرقع ہیں۔ بعد وال نسلوں نے ان ابتدائی خزانوں میں اپنی روشنی اور خیالات کے مطابق اضافے کئے۔"

(گاندھی جی اخبار ہند ولاہور ۱۴ نومبر ۱۹۳۲ء)

ویدوں کے معنی مختلف وقتوں پر مختلف آدمیوں کے ذریعے معلوم کئے گئے۔ روحانی اصولوں کا جمع کیا ہوا خزانہ ہے (شری ودیکا نند جی اخبار ہند ولاہور ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اس قسم کے بہت سے حوالہ جات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کی تعداد بڑھانے کا آریوں میں بہت رواج تھا۔ اتھر وید کا مصنف بھی برملا تحریر کرتا ہے۔ کہ

"جس کوشش سے ہم نے وید کو اٹھایا تھا۔ اس کے بیچ کیں ہم اس کو یعنی اتھر وید کو رکھتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے علم کے زور سے ہم نے یہ اچھا کام کیا ہے۔ اس اچھے کام کو دیکھ کر دیویہ شکتیاں میری حفاظت کریں۔" (اتھر وید کانڈ ۱۹ سوکت ۷۲ منتر ۲)

اس ویدک منتر نے معاملہ بالکل صاف کر دیا ہے کہ ویدوں کے اندر مختلف لوگوں کے بیانات ہیں اس کی تفصیل میں پھر کسی وقت انشاء اللہ تعالےٰ پیش کرونگا اس وقت صرف یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ ویدوں کی تعداد کتنی ہے۔ ویدک دھرمی یعنی سناتن دھرمی پورانوں کو بھی ویدوں کا حصہ مانتے ہیں۔ اور ان کو بھی ایشوری گیان مانتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجی صرف رگ۔ یجر۔ سام اور اتھر و کو ہی وید اور ایشوری گیان مانتے ہیں۔ مگر آریہ سماج نے آج تک اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور جہاں تک میں نے ویدک لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ویدوں میں کوئی ایسا منتر موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ رگ یجر سام اور اتھر وید ایشوری گیان ہیں۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشیوں پر پرگٹ ہوئے تھے۔ اگر آریہ سماج کے کسی ودوان یا اپدیشک کو معلوم ہو تو وہ مہربانی فرما کر کوئی ایک منتر ہی اس مطلب کو ظاہر کرنے والا پیش کریں۔ جب میں ویدوں کو دیکھتا ہوں۔ تو وہاں پر یہ صاف لکھا ہوا ملتا ہے۔ کہ پوران بھی ایشوری گیان ہیں۔ مثلاً رگوید۔ سام چھند۔ یجروید کے ساتھ پوران پرماتما سے بنے ہیں اور یہ سب دیوہ میولوک میں آشرت ہیں۔ پوتر اتھر وید کانڈ ۱۱ سوکت ۷ منتر ۲۴ اس منتر کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے۔ کہ پوران بھی ایشوری گیان ہیں۔ اس لئے آریوں کا پورانوں کا رد کرنا دوسرے لفظوں میں ویدوں کا کھنڈن کرنا ہے۔ اگر آریہ سماج اتھر وید کو ایشوری گیان مانتا ہے۔ تو اس کا فرض اولین ہے کہ پورانوں کو بھی ایشوری گیان مانے۔

اس منتر سے ثابت ہوا کہ ویدوں کی تعداد ۲۲ ہے۔ یعنی اٹھارہ پران اور چار وید۔

"کوئی وید کو ایک اور کوئی پنڈت تین اور کئی وِدوان چار ورنن کرتے ہیں۔ .... لیکن اس کے ساتھ ساتھ براہمن گرنتھوں کو بھی وید ہی کہتے ہیں۔ اور ان کو بھی انسانوں کا بنایا ہوا نہیں مانتے .... افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ لوگ سادھارن نہیں۔ بلکہ پنڈت بزرگ دوان دیانند کو اپنا آچاریہ مانتے ہوئے بھی مہرشی کے برخلاف خیالات کو مانتے اور پرچار کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے پرسدھ پنڈت شری یت سانتھ لیکر جی اپنے رسالہ ویدک دھرم ماہ فروری میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہی وید کے رگوید یجروید سام وید اور اتھر وید نام کے بھید ہوئے" (رسالہ آریہ مسافر ماہ دسمبر ۱۹۳۰ء)

سوامی دیانند جی بھی پہلے ۲۱ شاستروں کو خدا کا گیان مانتے تھے۔ ملاحظہ ہو کان پور میں شائع شدہ سنسکرت وگیان صفحہ ۲۵ جبکہ صرف تین ویدوں کو جانتے تھے۔ وہ کہتے ہیں تینوں ویدوں کے بنانے والے بھانڈ۔ وصورت اور نشاچر ہیں (دیانند نشکلنک دیانند حصہ سوم صفحہ ۴۹)

"پورانوں کو چھاندوگیہ اپنشد میں پانچواں وید کہا گیا ہے۔" پوران درشن صفحہ ۱

بعض پنڈت اور پروفیسر ویمس وغیرہ اہل یورپ تیتریہ سنگھتا یا کرشن یجروید کے نام سے پانچواں وید بھی مانتے ہیں (رگوید آدی بھاشا بھومکا صفحہ ۹ دیباچہ)

گوپتھ میں انگرا وید کے انتر (۱-۱۰) میں پانچ اور ویدوں کی رچنا کہی ہے پانچ ویدوں کو رچا سرپ وید۔ پشاچ وید۔ آسر وید۔ اتہاس وید اور پوران وید اتھر وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲ پروفیسر راجا رام جی پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

ان حالات کی موجودگی میں ہمارا حق ہے کہ ہم آریہ سماج سے کہیں کہ وہ بتائے ویدوں کی تعداد فی الحقیقت کیا ہے۔ اور وہ کب اور کس پر نازل کئے گئے تھے۔ اور ان کے الہامی ہونے کا آریہ سماج کے پاس کیا ثبوت ہے ؟ خاکسار فتح محمد احمدی شرما از کراچی

تبلیغی رپورٹ حلقہ قادیان

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۰ اشخاص نے بیعت کی

۲۶ مارچ سے ۵ اپریل تک ستر اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس عرصہ میں موضع نت میں نئی جماعت قائم ہوئی۔ اور متعدد نوجوانوں نے بیعت کی ہے۔ ان ایام میں ستکوہا۔ سیکھواں۔ ہرسیاں۔ گھوکلا۔ بھینی میاں خاں۔ بھینی میلواں بھینی پسوال بھیش ڈوگر۔ کوہاں۔ ممرا اور موضع نت کے احباب بیعت میں شامل ہوئے۔ مندرجہ ذیل احباب تبلیغ میں مشغول رہے۔ مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ چودھری نبی بخش صاحب۔ چودھری عبد المجید صاحب۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم موضع بھینی میلواں اور موضع ستکوہا کے احباب نے اس عرصہ میں علی الترتیب ۳۰-۳۱ مارچ اور ۹ اپریل کو اپنی جماعتوں کے سالانہ جلسے کئے۔ انہی مبلغین کے ذریعہ سے احمدیہ ٹیریٹوریل فورس میں ۲۵ نوجوان بھرتی کرائے گئے۔

شروع سال یعنی یکم جنوری سے لے کر اب تک اس حلقہ میں ۱۴۷ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اگر اس کام کو احباب جوش اور محنت سے جاری رکھیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ اختتام سال تک کم و بیش ۱۴ صد کے قریب اشخاص داخل ہوں۔

رپورٹ کارگذاری مقامی مجالس خدام الاحمدیہ بابت فروری ۱۹۳۹ء

بفضل خدا مجلس خدام الاحمدیہ نے فروری میں اپنا پہلا سال ختم کیا۔ شروع شروع میں اس کی حیثیت کا اندازہ کرنا ناممکن تھا لیکن اسوقت یہ تحریک جماعت احمدیہ کے لئے بہت اہم اور وقیع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید کی فوج قرار دیا ہے۔ اور تحریک جدید وہ ربانی لائحہ عمل ہے جو جماعت احمدیہ کی فتح اور عالمگیر غلبہ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے تجویز فرمایا۔ لیکن اس اہمیت کی مناسبت سے ہماری کوششیں ابھی بہت ہی قلیل ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ماہ فروری میں مسلسل کئی خطبات میں خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل بیان فرمایا۔ جس کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتوں میں حرکت پیدا ہو رہی ہے۔ ماہ فروری میں اراکین خدام الاحمدیہ نے حسب ذیل کارگذاری سرانجام دی

دارالرحمت۔ دارالرحمت میں اجتماعی کام باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ جس کے لئے محلہ کا شمال مشرقی حصہ تجویز کیا گیا۔ جس میں تمام ایسی جگہیں صاف کی گئیں۔ جن میں گند وغیرہ پڑا رہتا تھا پلاٹ صاف کئے گئے۔ نشیب و فراز ہموار کئے گئے۔ دعوت الامیر کا درس دیا جاتا رہا ہفتہ واری تربیتی اجلاس ہوئے۔ بورڈ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملفوظات لکھے جاتے رہے۔ ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جو کلاسیں کھولی گئی ہیں۔ ان میں چالیس افراد تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کو یسرنا القرآن۔ نماز باترجمہ قاعدہ اردو۔ اور قرآن کریم سادہ و باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ بعض ممبر لکھنا بھی سیکھ رہے ہیں چھوٹے بچوں کو نماز میں باقاعدہ حاضر ہونے کی تلقین کی گئی۔ وقت ضائع کرنے والے اور بیکار گھومنے والے لڑکوں کی رپورٹ کی گئی۔ پانچ چھ لڑکوں کو تعلیم میں مدد دی گئی چھوٹے بچوں کو لڑنے اور گالی گلوچ سے منع کیا گیا۔ ایک دوست کو ترمذی پڑھائی ایک بیوہ کو آٹا پسوا کر دیا گیا۔ ایک مریض کے گھر ایک ممبر صبح و شام دو ہفتے تک ضروریات خرید کر دیتے رہے۔ ایک سکھ کو ان کا گمشدہ بچہ تلاش کر کے پہنچایا گیا۔ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ اور انہیں دوائی وغیرہ لا کر دی گئی۔ ایک نادار احمدی بھائی کے بچہ کی فوتیدگی پر اراکین نے کفن مہیا کیا۔ اور خود قبر کھودی۔ دیگر جنازوں کی تجہیز و تدفین میں بھی ممبران نے حصہ لیا۔ بیواؤں کی خبرگیری کی گئی۔ ایک مسافر کے کھانے اور سونے کا انتظام کیا گیا بعض مسافروں کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ نماز فجر کے لئے جلوس کی صورت میں جگانے کا التزام رہا۔ وضو کیلئے صبح اور شام مسجد میں پانی مہیا کیا گیا۔ لڑکوں کو مسجد کے آداب سکھائے گئے۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر اراکین مجلس کا ایک گروہ موضع گھوڑیواہ میں گیا۔ افسران محلہ کو ان کے کام میں مدد دی جاتی رہی۔ محلے میں تحریک جدید کے جلسوں کا انتظام کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے لئے تحریک کی گئی۔ اب یہ تعداد ۳۲ سے ۴۲ تک پہنچ گئی ہے۔

دارالعلوم۔ دارالفضل اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر نالی کھود دی گئی۔ بعض جگہ پر نشیب و فراز ہموار کئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کشتی نوح اور ایک غلطی کا ازالہ کا درس دیا گیا۔ مجلس اطفال کی تعلیم اور نگرانی کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ محلہ کے اطفال کے پانچ حصے کر کے ہر گروپ پر ایک ایک مربی مقرر کیا گیا۔ ایک دوست کو جو نمازوں میں سست تھے۔ باقاعدہ ہونے کی تلقین کی گئی۔ دفتر سمال ٹاؤن کمیٹی کو توجہ دلا کر ایک نالی درست کرائی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں اراکین کی زیادتی کی تحریک کے لئے جلسہ کیا گیا۔ ماہ زیر رپورٹ میں ممبران کی تعداد ۱۹ سے ۲۹ ہو گئی ہے۔

دارالفضل محلہ میں پانی کے لئے نالیاں اور گڑھے بنائے گئے۔ جن میں روڑے ڈالے گئے بارشوں کے دنوں میں راستے بنائے گئے۔ گلیوں اور سڑکوں کو ہموار کرنے کے لئے خدام کام کرتے رہے۔ بعض جگہ گند کو گڑھوں میں دبایا گیا۔ دو تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ ناخواندگان کی تعلیم کے لئے مردم شماری کی گئی۔ سب کے لئے معلمین کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ مختلف اوقات میں ایسی کلاسز موجود ہیں۔ جن میں قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ۔ نماز باترجمہ اور اردو پڑھنا اور لکھنا سکھایا جا رہا ہے۔ ایک گروپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ محلہ کے بزرگوں کی خدمات حاصل کر کے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو محنت اور دلچسپی کے ساتھ باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ اس کمیٹی کے فرائض یہ ہیں (۱) نگرانی مجلس اطفال (۲) انسداد تمباکو نوشی (۳) انسداد بیکاری (۴) مساکین و مستحقین امداد کے متعلق مجلس کو اطلاع دینا۔ مساکین و مستحقین کی دوسری ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ ان کے لئے باقاعدہ آٹا جمع کیا جاتا رہا۔ چنانچہ محلہ کے اکثر مساکین کا گذارہ مجلس کے جمع کردہ آٹا پر ہے۔ ایک طبی بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر سہ طریق علاج کے ماہر موجود ہیں۔ اور جو ہر ممکن موقع پر اپنی امداد پیش کر رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے ماہوار اجلاس کی اطلاع گھر گھر پہنچائی گئی۔ مؤذن کی اذان درست کی گئی۔ مریضوں کی بیمار پرسی ہوتی رہی۔ نماز فجر کے لئے جلوس کی شکل میں اہل محلہ کو جگایا جاتا رہا۔ نماز کے لئے احباب کی حاضری کا ریکارڈ رکھنے کا انتظام کیا گیا۔ ایک وفد تبلیغ کے لئے موضع ٹھیکریوالہ میں بھیجا گیا۔ ممبران کی زیادتی کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ چنانچہ ماہ فروری میں اراکین کی تعداد ۵۰ سے ۹۵ ہو گئی ہے اس محلہ میں دوکانداروں کا گروپ بھی شامل ہے۔ جمعرات کے نو بجے کے بعد اجتماعی کام کرتا ہے

دارالبرکات مسجد کے سامنے کی جگہ صاف کی گئی۔ محلہ سے آک اکھیڑے گئے۔ اور روڑے وغیرہ اٹھائے گئے۔ رسالہ "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا درس ہوا۔ ہفتہ واری تربیتی اجلاس ہوتے رہے شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ افریقہ نے سوال و جواب کے رنگ میں اراکین کو قیمتی ہدایات دیں۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق خدام کو معلومات دیں۔ مجلس کے زیر انتظام تبلیغ کے دو دفعہ وفود باہر گئے۔ جنہوں نے موضع ملاحپور۔ بھنگواں۔ ممبٹیاں اور بھیرو چیچی وغیرہ میں تبلیغ کی۔ بیوگان کے لئے ضروریات مہیا کی جاتی رہیں۔ نماز کے لئے اہل محلہ کو جگایا جاتا رہا۔ خدام متعدد دفعہ سٹیشن پر مسافروں کی خدمت کے لئے جاتے رہے۔ ایک مریض کی عیادت کی گئی۔ اطفال کی نگرانی کے لئے دو بزرگوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ممبران کی تعداد پہلے ۲۴ تھی آخر ماہ فروری میں ۴۰ ہے۔

حلقہ مسجد مبارک مسجد مبارک کی صفائی کی گئی۔ لنگر خانہ کے قریب ایک سڑک بنائی گئی۔ اسی طرح سٹور کے قریب ایک تنگ راستہ کو وسیع کرنے کے لئے بھرتی ڈالی گئی ایک غریب کو چادر مہیا کی گئی۔ بیواؤں کی ضروریات مہیا کی جاتی رہیں۔ دو نابیناؤں کو ان کی منزل مقصود تک پہنچایا گیا۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیماروں کی تیمارداری ہوتی رہی۔ ایک گمشدہ بچہ کو اس کے گھر پہنچایا گیا۔ مجلس اطفال کا اجراء کیا گیا۔ ایک وفد ایک گاؤں میں گیا۔ جس نے پندرہ غیر احمدیوں اور چھ عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ دو تبلیغی خط لکھے۔ ایک غیر احمدی کو کتاب "الخطاب الجلیل" بھیجی گئی۔ ہر روز باقاعدہ احباب کو نماز کی تلقین کی جاتی رہی۔ ایک بنگالی دوست کو اردو پڑھایا جاتا ہے۔ اراکین کی تعداد شروع ماہ میں ۲۳ تھی۔ الحمد للہ آخر ماہ تک ۳۲ ہو گئی

حلقہ مسجد اقصیٰ مسجد اقصیٰ کی صفائی کیجاتی رہی بعض گلیوں کی مرمت کی گئی۔ حلقہ کی بعض بیوہ عورتوں کی خبرگیری کی گئی۔ اور بعض کی مالی امداد بھی کی گئی۔

حلقہ مسجد فضل۔ ایک ویران کوئیں کو جو بوجہ برلب سڑک ہونے کے بہت خطرناک تھا۔ بند کیا گیا ایک رکن دو احباب کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔

دارالشیوخ۔ موضع ڈلہ کے راستے پر ایک کوئیں کو بند کیا گیا۔ لنگر خانہ کے جنوبی جانب ایک جگہ کو جہاں بہت سا گند تھا۔ صاف کر کے رستہ بنایا گیا۔ مسجد اقصیٰ میں گاہے گاہے صفائی کی گئی۔ دارالشیوخ کے اردگرد کی جگہ صاف کی گئی۔ مہمانخانہ کے ایک خستہ فرش کو اکھاڑ کر نیا فرش لگانے میں مدد دی گئی ضعیف العمر اور معذوروں کی خبرگیری کی گئی۔ ایک معذور بیوہ کو صبح و شام اسکے گھر کھانا پہنچایا جاتا رہا۔

ناصر آباد۔ محلہ کی نالیاں صاف کی جاتی رہیں۔ محلہ کے کوئیں اور مسجد کے درمیانی راستہ کو ہموار کیا گیا۔ نماز دل کے لئے جگایا جاتا رہا۔ گاہے گاہے بیوگان کو بازار سے سودا سلف لا کر دیا جاتا رہا۔ یہاں پہلے ایک ہی ممبر تھے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے چھ ممبر ہیں۔

قادر آباد۔ ایک کوئیں کی اردگرد کی جگہ کو۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کا پیغام

۷ اپریل کو علی گڑھ سٹوڈنٹس یونین کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے کہا۔ کہ طلائی کرسیوں پر بیٹھ کر سیاسیات میں تفریح طبع کے لئے حصہ لینے کے دن گزر گئے ہیں۔ اب ہمیں خوفناک حقائق اور شدید جدوجہد کا سامنا ہے۔ اپنے بھائیوں کے مفاد کے لئے ہر چیز قربان کر دو آج کل مسلمانوں کے سامنے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے اگر تم چاہتے ہو کہ باعزت زندگی بسر کرو۔ تو تمہیں مصمم ارادہ کر لینا چاہیئے کہ اس کشمکش میں آخری دم تک مقابلہ کرو گے۔ مجھے مسرت ہے کہ ہر شخص مسلم لیگ کو اپنی جماعت سمجھتا ہے۔

مسئلہ فلسطین کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ کانگرس اور نام نہاد قوم پرست مسلمانوں نے بے معنی قرارداد منظور کرنے کے سوا فلسطین کے لئے اور کیا کیا ہے؟ اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ نے متعلقہ حکام تک فلسطین کے بارے میں مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اجلاس منعقد کئے گئے۔ بے شمار یادداشتیں حکومت برطانیہ کو بھیجی گئیں۔ نیز مسلم لیگ کے نمائندے قاہرہ اور لندن بھیجے گئے۔

تنقیہ راجکوٹ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ دو ماہ کے عرصہ میں راجکوٹ۔ جوناگڑھ۔ جام نگر اور دیگر ریاستوں میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ہم ہندوستانی ریاستوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو پامال کئے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ریاستوں میں مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے جے پور کے معاملہ میں مسلم لیگ ہی نے سرگرمی کا اظہار کیا اور جوہری بازار کے سامنے گولی چلائے جانے کے حادثہ کے متعلق اصلی حقائق کا انکشاف کیا۔ جے پور کے مسلمانوں میں تنظیم نہ تھی۔ مسلم لیگ ان کی امداد کے لئے میدان میں نکلی اور دربار جے پور نے مسجد کے دروازہ کو وسیع کرنے کی اجازت دی۔ گولیوں سے ہلاک ہونے والے مسلمانوں کے کنبوں کو معاوضہ دینے اور مسلمانوں پر دائر شدہ مقدمات واپس لینے پر اظہار رضامندی کیا نیز مہاراجہ صاحب نے اپنے خرچ پر ایک اور مسجد کی تعمیر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

آخر میں بیان کیا کہ جہاں کہیں اور جب کہیں مسلمان مصیبت میں مبتلا ہوں مسلم لیڈروں کو ان کی امداد اور حفاظت کے لئے میدان میں نکل آنا چاہیئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء میں ترمیم

۶ اپریل کو ہاؤس آف لارڈز میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء میں ترامیم کا جو بل پیش کیا گیا تعداد ۱۶ دفعات پر مشتمل ہے۔ سب سے اہم دفعہ وہ ہے جو غیر معمولی صورت حالات سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اس کو جنگ سے پیدا ہونے والی صورت حالات تک محدود رکھا گیا ہے اس کے ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ جنگ کے موقع پر فیڈرل ایگزیکٹو (یعنی وائسرائے) کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ صوبائی حکومتوں کو آگاہ کر دے کہ فیڈرل اتھارٹی صوبائی حکومتوں کے بعض اختیارات کو کس طرح استعمال ہونا دیکھنا چاہتی ہے۔ یعنی گو یہ اختیار صوبائی حکومتوں کے پاس ہی رہیں گے لیکن ان کے لئے لازم ہو گا۔ کہ جنگ کے موقع پر ان اختیارات کو وائسرائے کی ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔ علاوہ ازیں فیڈرل کورٹ کے ججوں کے عارضی تقرر کے اختیارات وائسرائے کو دیئے جائیں اور وائسرائے یا ہائیکورٹیں شمال مغربی سرحد اور دستہ وعے کے جوڈیشنل کمشنروں کا بھی تقرر کر سکیں۔ اس ایکٹ میں مزید ترمیم یہ بھی کی جا رہی ہے کہ یکم اگست ۱۹۳۹ء سے یونیورسٹی کے متعلق قانون بنانے کا اختیار صوبائی لیجسلیچروں کو منتقل کر دیا جائے۔ بل میں ہندوستانی ریاستوں کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ اور فیملی پنشن فنڈ کے متعلق قواعد وضوابط میں بھی

تبدیلی کی گئی ہے۔

ہندوستان کی نئی تقسیم کی سکیم

گذشتہ جنوری میں آل انڈیا مسلم لیگ کی سب کمیٹی کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا جس نے ڈاکٹر سید عبد اللطیف (حیدرآباد دکن) سے التماس کیا تھا۔ کہ ہندوستان کے لئے ایسے دستور اساسی کی سکیم تیار کریں۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا مجریہ ۱۹۳۵ء کی جگہ لے سکے۔ ڈاکٹر عبد اللطیف نے جو اسکیم تیار کی ہے۔ اس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں۔

ہندوستان کے مسلمان برطانوی پارلیمنٹ سے ملتمس ہیں۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی جگہ ایسی اسکیم نافذ کریں۔ جو ہندوستان میں فیڈریشن کے بجائے ہم جنس آبادی پر مشتمل حکومتوں کی کنفیڈریسی قائم کرے۔

اسکیم کو تین حصوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کس قسم کی تبدیلیاں چاہتے ہیں۔

اسکیم میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی اسکیم مسلمانان ہند کے نزدیک ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اسکیم میں یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں رہنے والے باشندے ایک ملت سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ ہندوستان کے رہنے والے کبھی بھی ایک ملت سے نہیں ہو سکتے۔ جس وقت تک اس ملک میں ہندو اور مسلمان دو متضاد مذہب اور عقیدے کے لوگ بستے رہیں گے۔ ہندوستان ایک ملت سے منسوب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں مذاہب کی تعلیم بالکل جداگانہ ہے۔ اور ان کی ثقافتیں مختلف ہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے ہندوستانی صوبوں میں ڈیموکریٹک حکومتیں قائم کر دی ہیں۔ اسی طرح اس ایکٹ کا مقصد ہے۔ کہ مرکز میں بھی اسی طرح کی ڈیموکریٹک حکومت قائم ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ مرکز میں ہمیشہ کے لئے اکثریت رکھنے والی قوم کی حکومت ہو گی یعنی ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت قائم ہو گی۔ اور دوسری قومیں ہندوؤں کے رحم پر [illegible] بسر کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔

اسکیم میں اس امر کی سفارش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان میں مذہب اور تہذیب وتمدن کی بنیاد پر مختلف صوبے قائم کئے جائیں۔ جن میں جداگانہ حکومتیں ہوں۔ ان صوبوں میں آبادی کا مبادلہ عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ تاکہ جو لوگ ہندو صوبہ میں نہ رہنا چاہتے ہوں۔ وہ مسلم صوبہ میں چلے جائیں۔ اسی طرح جو لوگ مسلم صوبہ میں نہ رہنا چاہتے ہوں۔ وہ ہندو صوبہ میں نقل مکانی کر جائیں۔

سکیم میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے مندرجہ ذیل چار منطقے وقف کئے جائیں

(۱) شمال مغربی علاقہ (۲) شمال مشرقی علاقہ (۳) دہلی اور لکھنؤ (۴) دکن۔

ہندوستان کا باقی ماندہ حصہ خود بخود ہندو ہندوستان بن جائے گا۔

شمال مغربی علاقہ میں سندھ۔ بلوچستان۔ پنجاب۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ کشمیر۔ خیرپور۔ اور بہاولپور شامل ہوں گے۔ اسکیم میں ہندو اور سکھ آبادی کے لئے یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی جداگانہ ریاستیں قائم کریں۔ کشمیر کے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ مہاراجہ سے از سر نو تصفیہ کے لئے مذاکرہ کیا جائے۔ اور اگر ہو سکے تو مہاراجہ کو اچھا خاصہ معاوضہ دے دیا جائے۔

شمال مشرقی علاقہ میں بنگال اور آسام شامل ہوں گے۔ دہلی۔ لکھنؤ بلاک سے متھرا۔ بنارس ہردوار اور الہ آباد کے ہندو علاقے خارج کر دیئے جائیں گے۔ دکن بلاک میں حیدرآباد۔ برار۔ اور شہر مدراس شامل ہوں گے۔ اردگرد کی مسلم آبادی بھی اسی بلاک میں شامل ہو گی۔

مرکزی حکومت کے دستور میں بہت سے تحفظات رکھے گئے ہیں۔ ہر ہندو یا مسلم حکومت اپنی اقلیات کے لئے اپنی مذہبی۔ ثقافتی۔ معاشرتی اور تمدنی تحفظات کا یقین دلائیگی عیسائیوں۔ اینگلو انڈینوں۔ پارسیوں۔ اور بدھوں کے حقوق و مفاد کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ اس امر کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ یہ تبدیلیاں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے بعد ہی

عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے ایک رائل کمیشن کے قیام کی ضرورت ہے۔ جو تمام امور کے متعلق جامع رپورٹ کرے۔ اس اسکیم کی تکمیل کے لئے ایک انتقالی مدت کی بھی ضرورت ہے۔ اس امر کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ کہ مرکزی مجلس آئین ساز کے لئے صرف ایسے امور چھوڑنے چاہئیں۔ جو ہندوستان کے مشترکہ سیاسی اور اقتصادی مفاد سے متعلق ہوں۔

مسلمانان جے پور کا ترک وطن

دہلی ۱۰ اپریل۔ جے پور کے مسلمانوں نے ۲ اپریل کو ترک وطن شروع کیا۔ اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ دہلی میں پہنچنے والے لوگوں کی تعداد ۵ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے ان کی رہائش کے لئے جامع مسجد کے نزدیک خیمے نصب کر دئے گئے ہیں۔ اور ان کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے امام جامع مسجد کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ یہ لوگ اپنے اخراجات خود برداشت کر رہے ہیں۔ تاہم ضرورت پر انہیں مناسب مالی امداد بہم پہنچائی جائے گی اس سلسلہ میں حکومت جے پور نے جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ سراسر گمراہ کن ہے۔ اس اعلان میں غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے سے انکار کیا گیا ہے۔ اور اس کی رو سے بے قصور مسلمانوں کو واضح طور پر ملزم گردانتے ہوئے قصوروار افسروں کو بری کر دیا گیا ہے۔ مسجد کے دروازہ کی توسیع کے سلسلہ میں حکومت نے جو اجازت دی ہے۔ وہ دراصل ایک انکار کی صورت ہے۔ کیونکہ اس اجازت کی رو سے مسجد کا موجودہ دروازہ ان دکانوں میں سے نکلے گا۔ جن سے آج کل زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کے مطالبہ کے خلاف کہ ایک وسیع دروازہ بنا دیا جائے دو تنگ دروازے بنائے جائیں گے۔ اس طرح سے مسجد کی آمدنی کم ہو جائے گی۔ مسجد کے سامنے باجہ بجائے جانے یا مسجد کے باہر بازار میں نماز جنازہ ادا کئے جانے کے متعلق مسلمانوں نے شرائط منظور کر لی تھیں لیکن نماز جمعہ کے موقعہ پر سڑک پر نماز ادا کرنے (خصوصاً رمضان کے ماہ میں) کے خلاف جو پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس سے سخت مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ مجروحین اور مرنے والوں کے پسماندوں کو زر معاوضہ دینے کے لئے جو کمیٹی مرتب کی گئی ہے وہ ایک ڈھونگ ہے۔ کیونکہ یہ بات آسانی سے کہی جاسکتی ہے۔ کہ فلاں فلاں شخص اس لئے ہلاک و مجروح ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے فساد میں حصہ لیا تھا۔ یہ کمیٹی اس غرض کے لئے مظلومین کی مالی حیثیت کی تحقیقات کرے گی۔ تاکہ جو صاحب حیثیت ہوں۔ انہیں معاوضہ نہ دیا جائے۔

مسلمانوں نے حکومت کے اس اعلان کو تسلیم نہ کیا۔ مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے پانچ اشخاص کے خلاف امتناعی احکام جاری کئے گئے تھے۔ کہ وہ دروازہ کی تعمیر نہ کریں۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور ان پر مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ دربار نے ترک وطن کرنے والوں کو اپنے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش نہ کی۔ لیکن صرف پولیس نے مسلمانوں کو دھمکی دی۔ کہ حکومت ریلوے کے ٹکٹ دینے بند کر دے گی۔ اور اگر سڑک کے راستہ جانے کا ارادہ کیا گیا۔ تو پولیس اور فوج ان کے ہمراہ جائے گی۔ اور ان سے تصادم کیا جائے گا۔ اور ان پر گولی چلائی جائے گی۔ تاکہ وہ حدود ریاست میں خوراک۔ ایندھن اور پانی وغیرہ حاصل نہ کر سکیں۔ مسلمان اس دھمکی سے مطلقاً ہراساں نہ ہوئے۔

ایک ریاست میں دیہاتیوں کی بغاوت

دہلی ۸ اپریل۔ ریاست رام دُرگ میں فساد کے سلسلے میں جو مستند حالات موصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۵ اپریل کو پولیس کی مزاحمت کے باوجود لوگوں نے کانگرس کا جھنڈا نصب کر دیا۔ اور پولیس پر خشت باری کی۔ جس سے ایک کانسٹیبل جان سے مارا گیا۔ دوسرے دن راجہ صاحب نے پرجا سبھا کو خلاف قانون قرار دیا۔ اور اس کے صدر کو گرفتار کر لیا۔ ۷ اپریل کو دو ہزار کے قریب ۱۲ سو دیہاتی جیل پر حملہ آور ہوئے۔ تار کاٹ دیئے۔ جیل خانے کے راستے بند کر دیئے۔

البانیہ پر اٹلی کے قبضہ کا دیگر دول یورپ پر اثر

البانیہ پر اٹلی کے جارحانہ قبضہ سے تمام یورپ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ برطانوی جرائد اٹلی کے اس اقدام کو انگلستان و اطالیہ کے معاہدہ کی صریح خلاف ورزی قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ اٹلی نے ایک چھوٹے اور کمزور ملک پر جارحانہ اقدام کیا ہے۔ تیرانا کی ۹ اپریل کی خبر ہے۔ کہ اٹلی کی فوجوں نے البانیہ پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ البانیہ اور یوگوسلاویہ کی سرحد پر اٹلی کی فوجوں نے چوکیاں مضبوط کر دی ہیں۔ اٹلی کا وزیر خارجہ کاؤنٹ سیانو تیرانا پہنچ چکا ہے۔ مسولینی بھی پہنچ گیا ہوگا۔ البانیہ کے بادشاہ زوغو اپنے وزراء سمیت یونان بھاگ گئے ہیں۔ آج لنڈن میں اٹلی کے سفیر نے یہ بیان جاری کیا۔ کہ البانیہ کے تمام صوبوں کے اعلیٰ حاکموں نے اپنے آپ کو اطالوی فوج کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور بڑے بڑے افسروں کی انجمن نے ایک مینی فسٹو شائع کیا ہے جس میں درج ہے۔ کہ ہم نے خود اطالوی فوجوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا ہے۔ تاکہ ہمارے ملک کی آزادی کا بچاؤ ہو سکے۔ اس مینی فسٹو میں شاہ زوغو کو بھی برا بھلا کہا گیا ہے۔ اطالوی جرائد ابھی تک یہی لکھ رہے ہیں۔ کہ اٹلی نے البانیہ میں انصاف و امن قائم کرنے کے لئے چڑھائی کی ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء کی کانفرنس کی رو سے اٹلی پر البانیہ کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ اور ایمباسڈرز کانفرنس نے اٹلی کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ ریاست ہائے بلقان میں بدامنی نہ پھیلنے دے۔ سائنور مسولینی نے یوگوسلاویہ کے اطالوی سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ حکومت یوگوسلاویہ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ البانیہ کے معاملہ میں یوگوسلاویہ کا رویہ بالکل درست رہا ہے۔

لنڈن میں اٹلی کے اس جارحانہ اقدام کو معمولی کارروائی نہیں سمجھا جا رہا۔ سنڈے ٹائمز لکھتا ہے کہ اب اٹلی کی کسی بات پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ برطانیہ کو اٹلی سے معاہدہ توڑ دینا چاہئے۔ اگر یونان پر حملہ ہوا۔ تو برطانیہ میدان میں آجائے گا۔ فرانس میں بھی البانیہ کے واقعہ کو غیر معمولی سمجھا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ فرانس مختلف ممالک کے سفراء سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ آج انہوں نے اس سلسلہ میں امریکہ۔ البانیہ اور یوگوسلاویہ کے سفراء سے ملاقات کی جرمنی میں اس واقعہ پر کسی حرکت کے آثار نظر نہیں آتے۔ برلن کا دفتر جنگ اجڑا ہوا معلوم دیتا ہے۔ کیونکہ اکثر افسر اور خود ہٹلر چھٹیاں منا رہے ہیں۔ پولینڈ اور جرمنی کی گفتگو جاری ہے۔ تاکہ پولینڈ اور انگلستان کے معاہدہ سے پہلے پولینڈ کے ساتھ کوئی بات طے ہو جائے۔

برلن میں اس افواہ کی تردید کی گئی ہے۔ کہ جرمنی کی فوجوں نے نقل و حرکت شروع کر دی ہے روس کا سرکاری اخبار لکھتا ہے۔ کہ اٹلی کے البانیہ پر حملہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ایک جگہ اگر جنگ روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو دوسری جگہ حملہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ اب برطانیہ فرانس۔ روس اور امریکہ کے مشترکہ اقدام کے بغیر ہمارا بچاؤ مشکل ہے۔ برطانیہ کی کارروائی سے ڈر کر اٹلی اور جرمنی اب یوگوسلاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔

البانیہ پر اٹلی کے قبضہ سے اسلامی دنیا میں سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کل لنڈن کی پان اسلامک سوسائٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں البانیہ پر اٹلی کے حملہ کی شدید ترین مذمت کرتے ہوئے تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ فوراً میدان میں نکل آئیں۔ نیز سکرٹری کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ لنڈن میں ایک مظاہرہ کا اہتمام کرے۔ شام کے علماء و مفتیان کا ایک اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ شام کے ایک سابق وزیر اعظم جمیل مردان نے کہا۔ کہ اٹلی کا حملہ بے حد وحشیانہ ہے جس کا نتیجہ برا نکلے گا۔ بیلجیم میں ایک شاہی فرمان جاری ہوا ہے۔ جس کی رو سے حکومت نے تمام پرائیویٹ کاروں۔ گھوڑوں۔ گاڑیوں اور مکانوں کو استعمال کرنے کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ البانیہ پر قبضہ کرنے میں اطالوی فوج کے صرف بارہ فوجی ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے ہیں۔

برطانیہ کے سرکاری حلقے محسوس کرتے ہیں کہ پیشتر اس کے کہ البانیہ کی صورت حالات کے متعلق کوئی قطعی رائے قائم کی جائے۔ تمام سرکاری رپورٹوں پر غور کر لینا ضروری ہے۔ دوسری حکومتوں کو بھی متضاد اطلاعیں ملی ہیں۔ ۴ اپریل کو حکومت اٹلی نے برطانیہ کو اطلاع دی کہ اٹلی نہ تو البانیہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔